© rasailojaraid.com

کیا تالیف قلوب کے لیے

زکوۃ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے؟

ڈاکٹر یوسف قرضاوی (ترجمہ مفتی محمد خان قادری)

تالیف قلوب کے لئے زکوۃ دینا قرآن میں بیان کئے گئے آٹھ مصارف میں سے ایک ہے۔حضور ﷺ کی ظاہری حیات اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے دور میں اس پر عمل جاری رہا۔امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں اس مسئلہ پر علت احتیاج نہ پائی جانے کی وجہ سے اسے موقوف کر دیا گیا۔اس کے بعد اہل علم کی اس بارے میں دو آرا چلی آ رہی ہیں ایک رائے یہ ہے کہ یہ حکم اب منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ حضرت فاروق اعظمؓ کی رائے پر صحابہ کا اجماع اور اتفاق ہو گیا تھا۔دوسری رائے یہ ہے کہ وحی کو وحی ہی منسوخ کر سکتی ہے اور قرآنی حکم حضور ﷺ کی ظاہری حیات میں ہی منسوخ ہو سکتا ہے بعد میں اس کا نسخ جاری نہیں رہ سکتا۔لہذا یہ حکم صحابہ کے اجماع کی روشنی میں موقوف تو قرار دیا جا سکتا ہے اسے منسوخ قرار دینا مناسب نہیں کیونکہ منسوخ ہونے کی رائے فقہائے احناف کی ہے۔اسی لئے یہ رائے تسلسل کے ساتھ جاری وساری ہے اسے ہی تحریر و بیان میں لایا جاتا ہے۔جبکہ دوسری رائے بھی کافی وزن رکھتی ہے اس کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔اس طرف توجہ دلانے کے لئے ڈاکٹر یوسف القرضاوی کے مضمون ''کیا تالیف قلوب کے لئے زکوۃ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے،، کی اشاعت کی جارہی ہے۔یاد رہے کہ ڈاکٹر عمر سلیمان الاشقر کا بھی اس پر مستقل مطبوعہ مقالہ موجود ہے۔جس کا نام ہے ''تالیف القلوب علی الاسلام باموال الصدقات،،۔دارالانفاس اردن سے شائع بھی ہو چکا ہے۔اگر کوئی صاحب علم اس کے ترجمہ کی طرف توجہ فرمائے تو ایک نفع بخش تحریر قوم کے سامنے ہوگی۔ہمیں مؤلفۃ القلوب سے واسطہ پڑتا رہتا ہے،غیر مسلم اگرچہ پاکستان میں اقلیت میں ہیں مگر سندھ کی ایک بڑی آبادی سامی النسل غیر مسلم ہے جن میں غریب بھی ہیں اور امیر بھی، تاہم غربت زیادہ ہے،مگر ہر دو کو اسلام کے قریب لانے اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دینے کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لئے تالیف قلب کی اشد ضرورت ہوتی ہے اس کے بغیر وعظ وتبلیغ اثر نہیں کرتے، چنانچہ ہم ان کی تالیف قلب کرتے ہیں، اور قبول اسلام کے بعد بھی ایک عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رکھنا ہوتا ہے ورنہ ان کے بدل جانے (مرتد ہوجانے) کا خطرہ ہوتا ہے، ہمیں بعض حضرات یہ نصیحت فرماتے رہتے ہیں کہ اس مد میں زکوۃ کی رقم مت خرچ کیا کرو، بھلا ہو مفتی محمد خان قادری صاحب کا کہ انہوں نے اس پر ایک وقیع تحریر اپنے رسالہ میں شائع کی، ہم قارئین کے لئے اسے قند مکرر کے طور پر پیش کررہے ہیں، اپنے ساتھیوں کے اطمئنان کے لئے بھی اور دیگر احباب کے مطالعہ کے لئے بھی......متبادل نقطہ نظر اگر مدلل پیش کیا جائے تو انہی صفحات میں ہم شائع کریں گے۔(ادارہ)

مؤلفۃ القلوب:

مؤلفۃ القلوب سے وہ افراد مراد ہیں جنہیں کچھ مال دے کر اسلام کی جانب راغب کرنا یا اسلام پر قائم رکھنا مقصود ہو یا یہ مقصود ہو کہ ان کے شر سے مسلمانوں کو بچایا جائے۔ یا وہ مسلمانوں کے دفاع کے لیے تیار ہوجائیں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے مقابلے میں مسلمانوں کی مدد کریں۔

زکوۃ کے اس مصرف سے اس حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اسلام میں زکوۃ کوئی شخصی حسن سلوک اور انفرادی عبادت نہیں ہے کیونکہ مصارف زکوۃ میں سے یہ مصرف ایسا ہے کہ اسے انفرادی طور پر پورا نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس مصرف کو اجتماعی طور پر سربراہ حکومت یا اس کا نائب یا قوم کا اہل حل وعقد (مشورہ) کا ادارہ ہی انجام دے سکتا ہے۔ اور یہی لوگ یہ معلوم کرسکتے ہیں کہ کون مؤلفۃ القلوب ہیں اور کس کی تالیف قلب اسلام اور مسلمانوں کے لیے مفید ہوسکتی ہے۔

مؤلفۃ القلوب کی اقسام

مسلم اور کافر مؤلفۃ القلوب کی حسب ذیل اقسام ہیں۔

(الف) ایسا شخص جسے دینے سے اس کے یا اس کی قوم یا خاندان کے دائرہ اسلام میں داخل ہوجانے کی توقع ہو جیسے صفوان بن امیہ جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر امان دے دی تھی اور انہیں چار ماہ کی مہلت دی تھی کہ وہ اس مدت میں اپنے بارے میں فیصلہ کرکے بتائیں، اس کے بعد وہ آئے اور انہوں نے غزوہ حنین میں مسلمانوں کی جانب سے شرکت کی اور ابھی تک انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور اس غزوہ میں جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ ان سے ہتھیار بھی عاریتاً لیے

☆ اجتنب سوء الظن واطرح الاوهام والخيالات الفاسدة والافكار المريضة. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھے۔غرض انہیں آپ ﷺ نے بہت سے لدے ہوئے اونٹ عطا کیے اور وہ بولے کہ یہ تو ایسی عطا ہے کہ اس کے بعد فقیری کا اندیشہ ہی نہ رہے۔

اس روایت میں ترمذی اور مسلم نے سعید بن المسیب سے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں کہ انہوں نے کہا آپ ﷺ نے مجھے اتنا دیا کہ آپ ﷺ میرے لیے سب سے زیادہ محبوب ہو گئے۔(تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۳۶۵، ط الحلبی)

بہر حال صفوان اسلام لے آئے اور اسلام میں عمدہ ثابت ہوئے۔

اسی طرز کا تعلق یہ واقعہ ہے کہ جو احمد نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے نام پر جو سوال کیا جاتا آپ ﷺ جواب ضرور دیتے۔ایک شخص نے آ کر سوال کیا کہ آپ ﷺ نے دو پہاڑوں کے مابین زکوۃ کی بہت سی بکریوں کا حکم دیا۔وہ شخص اپنی قوم کی جانب واپس گیا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو اسلام قبول کر لو کہ محمد ﷺ ایسی بڑی عطا دیتے ہیں کہ فقیری کا اندیشہ باقی نہیں رہتا۔(نیل الاوطال: ج ۳، ص ۱۶۶، المطبعۃ الثانیہ)

(ب) ایسا شخص جس کے شر کا اندیشہ ہو اور اسے دے دینے سے اس کے شر سے تحفظ حاصل ہو سکتا ہو جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایسے لوگ بھی آیا کرتے تھے کہ اگر انہیں کچھ دیا جاتا تو خوش ہو جاتے اور اسلام کی تعریف کرتے اور کہتے یہ بڑا اچھا دین ہے اور اگر انہیں نہ دیا جاتا تو وہ عیب جوئی کرتے اور اسلام کی مذمت کرتے۔(تفسیر الطبری: ج ۱۴، ص ۳۱۳)

(ج) ایسا شخص جس نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہو اور اسے اسلام پر ثابت قدمی کی خاطر اسے دیا جائے۔

امام زہری سے پوچھا گیا کہ مؤلفۃ القلوب کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی یہودی یا نصرانی اسلام لے آئے تو وہ بھی مؤلفۃ القلوب میں سے ہے، پوچھا گیا اگر وہ غنی ہو، انہوں نے کہا اگر چہ غنی ہو۔(تفسیر الطبری: ج ۱۴، ص ۳۱۴ المصنف لابن ابی شیبہ ج ۳، ص ۲۲۳۔حیدر آباد) اور حسن کہتے ہیں کہ جو لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہوں وہ مؤلفۃ القلوب ہیں۔(المصنف بحوالہ مذکور۔الاکلیل للسیوطی صفحہ ۱۱۹)

اس کی وجہ یہ ہے کہ نیا نیا اسلام میں داخل ہونے والا شخص اپنے سابق دین کو چھوڑ کر مالی قربانی بھی

☆اعلم انك لیست الوحید فی البلاء فما بلی من الرحم احد ومابهامن الشدة بشر.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیتا ہے کہ اس کا مال اس کے والدین اور اس کے خاندان کے پاس رہ جاتا ہے اور بسا اوقات اسے کھانے پینے تک کی تنگی ہو جاتی ہے اور اسے اپنے خاندان والوں کی ہر طرح کی مزاحمت برداشت کرنا پڑتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ شخص محض رضائے الٰہی کی خاطر اپنے رشتہ داروں کو اور اپنی دنیا کو ترک کر دیتا ہے اور اس امر کا مستحق ہو جاتا ہے کہ اس کی امداد کی جائے اور اس کی اعانت کی جائے۔

(د) یا کوئی شخص مسلمانوں کے سرداروں اور بڑے لوگوں میں ہو اور اسے دینے سے اس کے ہم قوم کافر افراد کے اسلام کی توقع ہو، جیسے حضرت ابوبکرؓ نے عدی بن حاتم اور زبرقان بن بدر کو دیا حالانکہ دونوں اچھے اسلام کے حامل تھے اور مسلمانوں کے مابین ان کا ایک مرتبہ اور مقام تھا۔ (تفسیر المنار ج ۱۰، صفحہ ۵۷۴۔۵۷۷)

(ھ) کمزور ایمان کے ایسے مسلمان جو اپنی قوم کے سردار ہوں اور ان کے بارے میں توقع ہو کہ وہ آئندہ ایمان میں ثابت قدم ہو جائیں گے، ان کا ایمان قوی ہو جائے گا اور وہ جہاد میں مضبوط ثابت ہوں گے۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ نے مکہ نے طلقاء کو جو اسلام لے آئے تھے، ہوازن کی غنیمت کا بڑا حصہ دیا، اور ان لوگوں میں منافق بھی تھے اور ضعیف الایمان بھی تھے اور اس کے بعد ان میں سے بیشتر لوگ اسلام میں ثابت قدم ہو گئے۔ (تفسیر القرطبی، ج ۸، صفحہ ۱۷۹۔۱۸۱)

(و) سرحدوں پر اور دشمنوں کے علاقے سے ملے ہوئے علاقوں کے مسلمانوں کو بھی اس مد میں سے دیا جا سکتا ہے تاکہ دشمن اگر حملہ کرے تو وہ پہلی دفاعی لائن بن سکیں۔

(ز) وہ مسلمان جو اپنے اثر و نفوذ سے ان لوگوں سے زکوۃ دلوائیں جو بغیر اظہار قوت زکوۃ دینے کے لیے آمادہ نہ ہوں اور اس طرح ان کی تالیف سے دو نقصانوں میں سے کمتر کا اختیار کر لیا جائے اور یہ ایک جزئی سبب ہے اور مفاد عامہ میں سے ہے۔ (المجموع، ج ۶، صفحہ ۱۹۶۔۱۹۸ غایۃ المنتہی وشرحہ ج ۲، صفحہ ۱۴۱)

مؤلفۃ القلوب کی یہ تمام انواع مسلمان اور غیر مسلم دونوں کو مشتمل ہیں اگرچہ امام شافعیؒ کی رائے یہ ہے کہ تالیف قلب کی مد میں سے صرف مسلمان ہی کو دیا جائے گا اور اس غیر مسلم کو نہیں دیا جائے گا جس کے اسلام کی توقع ہو اور جہاں تک نبی کریم ﷺ کے غزوہ حنین کے موقع پر کفار کو تالیف کی خاطر دینے کا مسئلہ ہے تو وہ آپ ﷺ نے فئے میں سے دیا تھا یا خاص اپنے مال میں سے عطا فرمایا تھا۔

امام شافعیؒ کے استدلال یہ ہیں کہ اللہ سبحانہ نے مسلمانوں کے صدقات مسلمانوں ہی کی طرف لوٹا دیئے

☆ تیقن ان [illegible] واستعن بالله. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں جیسا کہ حضرت معاذ بن جبلؓ کی حدیث ہے کہ یہ اموال مسلمانوں کے اغنیاء سے لے کران کے فقراء کولوٹائیں گے۔،،(الام ج ۲،صفحہ ۶۱۔ط بولائی)

امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں الواحدی سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی نے مسلمانوں کواس امر سے بے نیاز فرمادیا ہے کہ وہ مشرکین کی تالیف قلب کریں، بلکہ اگر امام کی رائے ہو کہ مسلمانوں میں سے بعض لوگوں کی تالیف قلب سے عام مسلمانوں کوفائدہ ہوگا تو جائز ہے کیونکہ مشرکین پرزکوۃ صرف کرنا جائز نہیں ہے اورجن مشرکین کی تالیف قلب کے لیے دیا بھی گیا ہے تووہ مال فئے میں سے دیا گیا ہے۔

امام رازی الواحدی کا یہ قول نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ الواحدی نے جو یہ کہا ہے کہ اللہ سبحانہ نے مسلمانوں کومشرکین کی تالیف قلب سے بے نیاز کردیا ہے تو یہ انہوں نے اس بنا پر کہا ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کوزکوۃ میں سے دیا،جبکہ ہم یہ بیان کرچکے ہیں کہ آپ ﷺ نے زکوۃ میں سے مشرکین کوکچھ نہیں دیا اورآیت میں بھی ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے جو یہ دلالت کرے کہ مؤلفۃ قلوبہم سے مرادصرف مشرکین ہی ہیں بلکہ یہ مسلمانوں اورمشرکین دونوں پر مشتمل ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگر مؤلفۃ قلوبہم مسلم اورغیرمسلم دونوں کومشتمل ہے توپھرکافرکوبھی بطورتالیف زکوۃ دینا جائز ہوالبتہ کافرکومخصوص کردینا غیردرست ہوا۔

حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ مؤلفۃ قلوبہم وہ اعراب وغیرہ تھے جن کو نبی کریم ﷺ ان کے ایمان قبول کرنے کے وقت کچھ دیا کرتے تھے۔(تفسیر الطبری،ج۱۹۴صفحہ ۳۱۴) ہم پہلے ہی حضرت انسؓ کی وہ حدیث ذکرکرچکے ہیں جس میں یہ بیان ہوا کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کوزکوۃ کی بکریاں دیں اوراس نے اپنی قوم میں جاکرکہا، کہ اسلام لے آ ؤ محمد ﷺ اتنا دیتے ہیں کہ بھوک کا اندیشہ ہی ختم ہوجاتا ہے اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص پہلے مسلمان نہیں تھا۔

اوراگرکسی کافرکی اس لیے تالیف کی جائے کہ اس کا دل اسلام کے لیے راضی ہوجائے تو یہ کوئی قابل تعجب امرنہیں ہے بلکہ جیسا کہ قرطبی نے کہا ہے کہ یہ بھی جہاد کی ایک قسم ہے کیونکہ مشرکین کی تین قسمیں ہیں۔ایک وہ کافرہیں جو دلیل سے کفرسے رجوع کرلیتے ہیں۔دوسری قسم وہ کافرہیں جوقوت سے اورتلوار سے کفرسے باز آجائیں اورتیسری قسم وہ کافرہیں جوعطاء واحسان سے راہ کفرترک کردیں اورامام کے لیے مناسب یہ ہے کہ ہرقسم کوکفرسے نجات دلانے کے لیے اس کے مطابق

☆تفکر فیمن سبقوک فی مسیرۃ الحیاۃ ممن عزل وحبس وقتل وامتحن وابتلیی ونکب وصودر. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طریقہ اختیار کرے۔(تفسیر القرطبی ،ج ۸،صفحہ ۱۷۹)

کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد مؤلفۃ القلوب کا حصہ ساقط ہو گیا؟

امام احمدؒ اوران کے اصحاب کی رائے یہ ہے کہ مؤلفۃ القلوب کا حکم باقی ہے اوراس میں کوئی تبدیلی یا نسخ واقع نہیں ہوا ہے،یہی زہریؒ اورابوجعفرالباقر کی رائے ہے۔(تفسیر الطبری ،ج ۱۴،صفحہ ۳۱۴۔۳۱۶۔المغنی ج ۲،صفحہ ۶۶۶)

اورجعفریہ اورزیدیہ مسلک ہے۔(البحر،ج ۲،صفحہ ۱۷۹۔شرح الازہار،ج ۱،صفحہ ۵۱۳۔فقہ الامام جعفر،ج ۲،صفحہ ۹۰)

یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں زہریؒ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس کے نسخ کا علم نہیں ہے۔ابوجعفرالنحاس کہتے ہیں کہ یہ حکم بہرحال موجود ہے اوراب بھی اگرکسی کے شرکو دورکرنے کے لیے یا اسے اسلام پر ثابت قدم بنانے کے لئے کچھ دینا ضروری ہو تو دیا جاسکتا ہے۔ قرطبی مالکی فقیہ قاضی عبدالوہاب سے نقل کیا ہے کہ اگراس مد میں دینے کی ضرورت ہو تو اب بھی دیا جائے گا۔(القرطبی ،بحوالہ مذکور)

قاضی ابن العربی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اگراسلام طاقتور ہو تو یہ صنف ختم ہوجائے گی اوراگرضرورت ہو تو یہ حصہ دیا جائے گا،جیسا کہ زمانۂ نبوت میں دیا جاتا تھا اس لیے کہ حدیث صحیح ہے۔ اسلام کا آغاز بھی اجنبیت کی حالت میں ہوا اوراس کی انتہا بھی عالم اجنبیت میں ہوگی۔فقہ اباضیہ کی یہ رائے النیل اوراس کی شرح میں ہے کہ اگرامام قوی ہو اوران سے بے نیاز ہو تو یہ حد ساقط ہے لیکن اگرکافروں کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنا ہو تو پھر درست ہے۔(القرطبی ،ج ۲،صفحہ ۱۳۴۔۱۳۶)

طبریؒ نے حسن کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اب مؤلفۃ القلوب موجود نہیں ہیں۔(تفسیر الطبری ،ج ۱۴،صفحہ ۳۱۵)

عامرالشعبی نے کہا ہے کہ مؤلفۃ القلوب عہد نبوت ﷺ میں تھے مگر جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔(تفسیر الطبری ،ج ۱۴،صفحہ ۳۱۵)

نوویؒ نے امام شافعیؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگرچہ کفار کی تالیف درست ہے مگر انہیں فئے میں سے دیا جائے گا نہ کہ زکوۃ میں سے،اس لیے زکوۃ میں کفار کا کوئی حق نہیں ہے۔مسلمانوں میں سے مؤلفۃ القلوب کے بارے میں ان کے دو اقوال ہیں۔ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد انہیں کچھ

☆کل ما اصابک فاجرہ علی اللہ من السہم والشوک والہم والحزن والجوع والفقر والمرض والدین وکل المصائب.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں دیا جائے گا اس لیے کہ اسلام نے مسلمانوں کو عزت عطا فرمادی ہے اور وہ تالیف قلب سے مستغنی ہوگئے ہیں۔

اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کو آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی دیا جائے گا اس لیے کہ جس لیے انہیں دیا جاتا ہے وہ مصلحت آپ ﷺ کے بعد پائی جاسکتی ہے۔

اور اس بارے میں بھی کہ انہیں کہاں سے دیا جائے دو قول ہیں، ایک یہ کہ انہیں مقدمات میں سے دیا جائے گا کیونکہ اس بارے میں نص قرآنی موجود ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان پر فئے کے مصالح کے حصے میں سے صرف کیا جائے گا کہ یہ مسلمانوں کے مفاد کے مطابق ہوگا۔ (المہذب وشرحہ للنووی (المجموع) ج ۶، ۱۹۷۔ ۱۹۸):

مالکی مسلک میں بھی دو اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ مسلمانوں کے معزز اور اسلام کا غلبہ ہوجانے کے بعد یہ حصہ متروک ہوگیا اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ حصہ باقی ہے اور ہم اس سلسلے میں عبدالوہاب اور ابن العربی کی آراء نقل کر چکے ہیں۔ (تفسیر القرطبی السابق، الخطابی، معالم السنن (ج ۲، صفحہ ۲۳۱) کہتے ہیں کہ یہ حصے موجود ہے اور انہیں دیا جانا چاہیے اور یہی رائے ابن قدامہ نے الغنی ج ۲، صفحہ ۶۶۶ پر تحریر کی ہے)۔

متن خلیل میں ہے کہ یہ حکم باقی ہے منسوخ نہیں ہوا ہے۔ اس لیے کہ مؤلفۃ القلوب کو زکوۃ میں سے حصہ دینے کا مطلب اسے اسلام کی ترغیب دینا ہے، اعانت کرنا نہیں ہے کہ غلبہ اسلام سے یہ مد ساقط ہوجائے۔

الصاوی کہتے ہیں کہ یہ قول اس بنا پر ہے کہ مولف کافر ہو اور اسے اسلام کی جانب ترغیب دینے کے لیے دیا جائے اور یہی ابن حبیب کا قول ہے اور دوسرا قول ابن عرفہ کا ہے کہ مولف وہ ہے جو نیا نیا اسلام لایا ہو اسے اس لیے دیا جائے گا کہ وہ اسلام پر قائم رہے اور اس لیے یہ حکم بدستور باقی ہے۔ (حاشیۃ الصاوی، ج ۲، صفحہ ۴۵)

جمہور حنفی فقہاء کہتے ہیں کہ یہ حصہ اب ختم ہوچکا ہے اور اب تالف قلب کے لیے کسی کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔

البدائع میں ہے کہ یہی قول صحیح ہے کہ اس پر صحابہ کا اجماع ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ وعمر فاروقؓ نے زکوۃ میں سے اس مد میں کچھ نہیں دیا اور صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے اس کو رد بھی نہیں کیا کیونکہ روایت

☆اعلم ان الشدائد تفتح الاسماع والابصار وتحیی القلب وتردع النفس وتذکر العبد وتزید الثواب.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ رحلت فرما چکے تو مؤلفۃ القلوب حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور ان سے عرض کی کہ آپ ہمارے حصے کے بارے میں ہمیں تحریر لکھ دیں جو کہ حضرت ابوبکرؓ نے لکھ دی پھر یہ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور انہیں اس کی اطلاع دی تو آپ نے یہ خط لکھ کر پھاڑ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں اس لیے دیا کرتے تھے تاکہ تم اسلام پر ثابت قدم رہو۔ اب تو اللہ نے اسلام کو عزت دے دی ہے اگر تم اسلام پر ثابت قدم رہو گے (تو تمہارے ہی لیے بہتر ہوگا) ورنہ ہماری تلوار فیصلہ کرے گی۔ یہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور آپ کو اس بات سے باخبر کیا اور کہنے لگے کہ خلیفہ آپ ہیں یا عمرؓ؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جیسا انہوں نے کیا ٹھیک ہی کیا غرض حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کے قول کی یا عمل کی تردید نہیں کی اور عام صحابہؓ کو بھی اس واقعے کی اطلاع ہوئی تو ان میں سے بھی کسی نے رد نہیں کیا اور اس طرح اس پر اجماع ہوگیا اور یہ امر بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ انہیں اسلام پر ثابت قدم رکھنے کے لیے دیا کرتے تھے۔ اسی لیے اللہ نے ان کا نام مؤلفۃ القلوب رکھا ہے کیونکہ اس وقت اسلام کمزور تھا اور مسلمانوں کی تعداد کم تھی جو بعد میں بکثرت ہوگئے اور قوی ہوگئے اور اسلام معزز ہوگیا اور اہل شرک ذلیل ہوگئے۔ اور اگر کوئی حکم کسی مخصوص مصلحت کے ساتھ وابستہ ہو تو اس مصلحت کے ختم ہو جانے پر وہ حکم بھی ختم ہو جاتا ہے۔ (بدائع الصنائع، ج ۲، صفحہ ۴۵)

البدائع کے اس کلام کا خلاصہ دو امور ہیں۔

ایک یہ کہ یہ حکم اجماع صحابہ سے منسوخ ہے۔

دوسرے یہ کہ تالیف کے حکم کی مخصوص علت اور وجہ ہے، اور وہ ہے ان لوگوں کو جن کی تالیف کی جارہی ہے اسلام کی جانب مائل رکھنا جو اشاعت اسلام اور اس کے غلبہ سے ختم ہو چکی ہے۔ یعنی یہ حکم اپنی علت کے ختم ہو جانے سے ختم ہوگیا ہے کیونکہ یہ دینا عزت اسلام کے لیے تھا اور اللہ نے اسلام کو معزز بنا دیا ہے۔ (ردالمحتار، ج ۲، صفحہ ۸۲)

نسخ کے دعوی کا ابطال:

حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں دعوے صحیح نہیں ہیں نہ ہی تالیف کا حکم منسوخ ہوا اور نہ تالیف کی ضرورت ختم ہوئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت عمرؓ کے عمل کو نسخ کی دلیل بنانا درست نہیں ہے اس لیے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ان لوگوں کو اس حق سے محروم کیا جن کو عہد نبوت ﷺ میں یہ حصہ مل رہا تھا اور اسلام کو عزت حاصل ہوچکی تھی اور اسلام ان سے مستغنی ہوگیا تھا۔ اور حضرت عمرؓ کا یہ عمل اس طرح درست ہے کہ تالیف کوئی دائمی شئے نہیں ہے کہ جو لوگ کسی ایک دور میں مولف بنائے گئے ہوں وہ ہمیشہ کے لیے اس حصہ کے مستحق بن جائیں بلکہ اسلام کی بھلائی اور مسلمانوں کی بہبود کے پیش نظر یہ فیصلہ کرنا اور الوالامر کا کام ہے کہ تالیف کی کس قدر ضرورت اور کن لوگوں کی تالیف کی ضرورت ہے۔

علمائے اصول نے ایک قاعدہ یہ وضع کیا ہے کہ اگر کوئی حکم کسی وصف مشتق کے ساتھ معلق ہو تو جس سے اشتقاق ہے اس کے علت ہونے کی نشاندہی کرے گا اور یہاں پر صدقہ کو مؤلفۃ القلوب پر معلق کیا گیا ہے جس کا یہ مطلب ہوا کہ تالیف قلب انہیں صدقات دینے کی علت ہے، اس لیے جب یہ علت موجود ہوگی دیا جائے گا اور نہیں ہوگی تو نہیں دیا جائے گا۔

اور تالیف قلب کرنا یا نہ کرنا دلی امر کے اختیار میں ہے اور اس کو یہ بھی اختیار ہے کہ جن لوگوں کی پہلا حکم تالیف قلب کررہا ہے وہ اس کو ترک کردے بلکہ اسے یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے عہد میں تالیف کا سلسلہ بالکل ختم کردے یعنی اگر اس کے عہد میں کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جس کی تالیف کی جائے۔ کیونکہ یہ ایک اجتہادی امر ہے اور اس بارے میں زمانے کے اختلاف، حالات کے فرق اور ممالک کی تبدیلی سے حکم مختلف ہوسکتا ہے۔

غرض حضرت عمرؓ کا عمل کسی نص کو معطل کرنا یا کسی شرعی قاعدے کو منسوخ کرنا نہیں ہے اس لیے کہ زکوۃ آٹھ موجود اصناف میں تقسیم کی جاتی ہے اگر ان میں سے کوئی صنف موجود نہ ہو تو اس کا حصہ ساقط ہوجاتا ہے اور یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ اس سقوط سے کتاب اللہ کا حکم معطل یا منسوخ ہوگیا ہے۔

مثلاً اگر عاملین علیہا (زکوۃ کے کارکن) موجود نہ ہوں کہ اسلامی حکومت ہی موجود نہیں جو زکوۃ جمع کرے اور اسے مستحقین میں تقسیم کرے اور اس کام کے سرانجام دینے والوں کو تنخواہیں دے۔ اس لیے عاملین علیہا کا حصہ ساقط ہوجائے گا۔

اور اگر الرقاب (گردنوں کو آزاد کرانے کی) صنف موجود نہ ہو، جیسا کہ ہمارے اس دور میں غلامی کا خاتمہ ہوچکا ہے تو یہ حصہ ساقط ہوجائے گا مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ یہ قرآن کا نسخ یا اس کے حکم کو معطل قرار دینا ہے۔

☆ اكثر ما يخاف لا يكون، وغالب ما يحسم من مكروه لا يقع، وفي الله كفاية وعنده رعاية ومنه العون. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض معاصرین کا یہ کہنا کہ اگر مصلحت مقتضی ہو تو نص کے حکم کو معطل کردینا یا اس کے مخالف طرزِ عمل اختیار کرنا جائز ہے، غلط ہے، ان حضرات نے اپنی اس رائے کے حق میں حضرت عمرؓ کے اسی مذکورہ عمل کو دلیل بنایا ہے چنانچہ صبحی محمصانی نے ''فلسفہ التشریع،، میں یہی رائے اختیار کی ہے۔(صفحہ ۱۷۸) کہ حضرت نے سیاست شرعیہ یا مسلمانوں کی مصلحت کے پیش نظر نصوص کی بھی مخالفت کی ہے۔اسی طرح پروفیسر محمود اللبابیدی نے قاہرہ کے دار التقریب بین المذاہب کے مجلّے رسالۃ الاسلام کے ایک مقالے ''اسلام کا قانونی اقتدار،، میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ امت کی مجلس شوری اپنے اقتدار سے بعض نصوص شرعی کو ختم کرسکتی یا معطل کرسکتی ہے اور اس رائے کی دلیل اسی حضرت کے واقعہ کو بنایا ہے بہر حال یہ ممکن نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کسی نص کی مخالفت کی ہو یا اسے معطل کردیا ہو بلکہ اصل حقیقت وہی ہے جو ہم بیان کرچکے ہیں۔علمائے ازہر نے اس مقالے کی بڑی سخت تردید کی ہے اور مرحوم شیخ محمد محمد المدنی نے اس کی تردید میں ایک مضمون بھی ''نقد بر نقد،، کے نام سے لکھا جو قاہرہ سے مطبع ہوا ہے۔)

اس لحاظ سے حضرت عمر فاروقؓ کا عمل نسخ نہیں ہے چہ جائے کہ اسے مؤلفۃ القلوب کے حصے کے بالکلیہ منسوخ ہوجانے پر اجماع قرار دیا جائے اور اسی طرح حسن اور شعبی کا یہ قول کہ آج کل مؤلفۃ القلوب موجود نہیں ہے، اس کے نسخ کا قول نہیں ہے بلکہ امر واقع کی خبر دینا ہے۔

نسخ کا تو مطلب یہ ہے کہ کسی حکم کو جسے اللہ نے مقرر کیا ہو باطل کردیا جائے اور ظاہر ہے کہ ابطال کا حق بھی اسی کو ہوتا ہے جسے قانون بنانے کا حق ہو۔اور اسلام میں قانون ساز اللہ سبحانہ ہے اور وہ نبی پر وحی کے ذریعے اپنے احکام نازل کرتا ہے اس لیے اگر نسخ ہوسکتا ہے تو وہ دور نبوت اور زمانہ نزول وحی میں ہوسکتا ہے اور اس کی خبر ہمیں خود فرمان نبوت ﷺ ہی سے ہوگی یا کم از کم یہ ہو کہ قرآن وسنت کی دو متضاد نصوص ایسی موجود ہوں کہ ان میں سے کسی بھی طریقے سے تطبیق نہ پیدا کی جاسکتی ہو اور ان میں سے ہر ایک نص کی تاریخ کا بھی علم ہو اور اس طرح ہم بعد والے حکم کو پہلے کا ناسخ قرار دے دیں۔

کیا مؤلفۃ القلوب میں بھی یہی صورت حال ہے کیا ان کے بارے میں کتاب وسنت کی دو متعارض نصوص موجود ہیں یا کوئی ایسی صریح نص موجود ہے جس نے مؤلفۃ القلوب کے حصہ کو منسوخ کردیا ہو۔

ظاہر ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی سی بھی صورت نہیں ہے تو پھر اس حکم کے نسخ کا کیوں کر دعوی کیا جاسکتا ہے جس کے بارے میں کتاب اللہ کی واضح نص موجود ہو اور اس پر دور رسالت ﷺ کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اختتام تک عمل ہوتا رہا ہو۔

شاطبی کہتے ہیں کہ اگر مکلّف پر احکام ثابت ہو جائیں تو جب تک کوئی محقق حکم موجود نہ ہو نسخ کا دعوی نہیں کیا جا سکتا کہ اس حکم کا مکلّف پر ثبوت ایک امر محقق ہے تو اس حکم کا خاتمہ بھی ایک امر محقق سے ہی ہوگا۔ اسی لیے علمائے محققین کا اس امر پر اجماع ہے کہ خبر واحد سے قرآن کی نص کا یا خبر متواتر کا نسخ نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح ایک قطعی امر کو ظنی بات سے رفع کرنا ہو جائے گا۔ (الموافقات، ج۳، صفحہ ۶۴)

خبر واحد جو کہ بہر حال نبی کریم ﷺ سے مروی حدیث ہوتی ہے اس سے بھی قرآنی نص منسوخ نہیں ہوتی تو صحابی کے قول یا اس کے عمل سے کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ حضرت عمرؓ کا جو عمل زیر بحث ہے اس میں سرے سے کوئی نسخ کا مفہوم ہی موجود نہیں ہے۔

اور شاطبی سے پہلے علامہ ابن حزمؒ کہہ چکے ہیں کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن یا سنت کا کوئی حکم منسوخ ہے جب تک اس کی کوئی یقینی دلیل موجود نہ ہو اس لیے کہ فرمان الٰہی ہے:

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء:۶۴)

ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اسی لیے بھیجا ہے کہ اذن خداوندی کی بنا پر اس کی اطاعت کی جائے۔

نیز فرمایا ہے:

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم (الاعراف:۳)

اللہ سبحانہ نے قرآن کریم میں جو احکام نازل فرمائے ہیں جو اپنے نبی ﷺ کی زبانی دیئے ہیں ان سب کی اتباع فرض ہے اور کسی حکم کے منسوخ کہنے کا یہ مطلب ہوگا کہ اس امر کی اطاعت نہ کی جائے اور اتباع لازم نہ رہے اور ظاہر ہے کہ یہ اللہ کی معصیت ہے الا یہ کہ نسخ کی قطعی دلیل موجود ہو اور اگر کوئی اس کے برخلاف نسخ کا قائل ہو تو وہ گویا شریعت کے ابطال کی راہ کھول رہا ہے کہ اس طرح ہر نص قرآنی اور حدیث کے نسخ کا دعوی کیا جا سکتا ہے جو کہ اسلام کے بالکل برخلاف ہے غرض جو بات بالیقین ثابت ہو وہ ظن سے رد نہیں ہو سکتی اور جس حکم کا اللہ اور رسول ﷺ نے یقینی حکم دیا ہے وہ جب تک اس کے نسخ کا ایسا قطعی اور یقینی حکم موجود نہ ہو جس میں کوئی شک نہ ہو، ساقط نہیں ہو سکتا۔ (الاحکام فی اصول الاحکام، الباب العشرین، فصل کیف یعلم المنسوخ، صفحہ ۴۵۸، ج۱)

☆حافظ علی تکبیرة الاحرام جماعة واكثر المكث في المسجد وعزز نفسك بالمبادرة للصلاة لتجد السرور.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس لحاظ سے درست اور صحیح یہی ہے کہ مؤلفۃ القلوب کا حصہ باقی ہے اور یہ حکم نہ منسوخ ہوا ہے اور نہ معطل ہوا ہے کہ اس پر سورۂ توبہ کی صریح نص موجود ہے جو کہ قرآن کے باعتبار نزول آخری حصے میں سے ہے۔

ابوعبید کہتے ہیں کہ یہ آیت محکم ہے اور اس میں کتاب وسنت میں وارد کسی نسخ کا ہمیں علم نہیں ہے اگر کچھ لوگوں کی یہ کیفیت ہو کہ انہیں سوائے حصول ویافت کے اسلام سے اور کچھ دلچسپی نہ ہو اور حالت یہ ہو کہ اگر وہ ارتداد اختیار کرلیں یا مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے لگیں تو ان کی طاقت وقوت اور ان کے غلبہ کی وجہ سے اسلام کو گزند پہنچنے کا اندیشہ ہو اور اس وجہ سے امام یہ مناسب تصور کرے کہ انہیں زکوۃ سے کچھ دے کر خاموش کردے تو اسے تین وجوہ کی بنا پر اختیار ہوگا۔

ایک وجہ تو کتاب وسنت پر عمل۔

دوسری وجہ مسلمانوں کا تحفظ۔

تیسری وجہ یہ کہ ان لوگوں سے ناامید نہ ہونا چاہئے ہوسکتا ہے اسلام کی مسلسل حوصلہ افزائیوں سے وہ اسے سمجھنے اور اس میں خوشی سے دلچسپی لینے لگیں۔ (الاموال، صفحہ ۶۰۷)

ابن قدامہ المغنی میں مسلک احمد کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مصارف زکوۃ میں مؤلفۃ القلوب کا حصہ باقی ہے اور اس امر کی دلیل کتاب وسنت میں موجود ہے یعنی یہ کہ اللہ سبحانہ نے مؤلفۃ القلوب کو منجملہ مصارف زکوۃ کے ذکر کیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

اللہ سبحانہ نے مصارف زکوۃ کو آٹھ حصوں میں تقسیم فرمایا ہے۔

اور مشہور احادیث سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ مؤلفۃ القلوب کو عطا یا دیا کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ وفات کے وقت تک دیتے رہے اور کتاب وسنت سے اس حکم کا نسخ ثابت نہیں ہے اور نسخ محض احتمال سے ثابت نہیں ہوتا۔

ظاہر ہے کہ نسخ کی کسی نص کے ذریعے ہی ہوسکتا ہے اور نص آپ کی وفات اور وحی کا سلسلہ منقطع ہوجانے کے بعد ظاہر نہیں ہوسکتی۔ اور حکم قرآن کا نسخ قرآن سے ہی ثابت ہوسکتا ہے یا سنت سے جبکہ اس مقام پر کتاب وسنت میں سے کوئی نص موجود نہیں ہے اس لیے قول صحابی یا اپنی رائے سے اس حکم کو منسوخ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ مزید یہ کہ یہ فقہاء قیاس کے بالمقابل قول صحابی کو ترک کردیتے ہیں تو پھر غور کیجیے کہ قول صحابی کی بنا پر قرآن وسنت کو کیوں کر ترک کیا جاسکتا ہے۔

☆ایاک والذنوب فانها سبب الهموم والاحزان وهي سبب النكبات وجالب المصائب والازمات . ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

[illegible] کا علم نہیں [illegible]

[illegible] القلوب [illegible] کیا ہے جبکہ مؤلفۃ القلوب

[illegible] کا ناسخ اجماع ہے

[illegible] حضرت عمر فاروق کے موقف کو ناسخ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (۴۹)

[illegible] اور کسی [illegible]

[illegible] سے ان کے نزدیک تو صرف

[illegible] کی وفات کے بعد ہو سکتا ہے اس

[illegible] کسی صحیح کی حدیث سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہی وجہ ہے کہ فقہائے احناف میں سے علاؤالدین عبدالعزیز کو کہنا پڑا کہ مؤلفۃ القلوب کا حصہ عہد رسالت ﷺ میں ثابت ہو چکا تھا کہ اس وقت انہیں دینے کا مقصود یہ تھا کہ کفر کا غلبہ تھا اور اسلام کمزوری میں تھا اور مؤلفۃ القلوب کو دے کر ان کی ہمدردی اسلام کی جانب کی جائے مگر جب یہ حالت تبدیل ہوگئی اور اسلام غالب ہوگیا تو یہ حصہ بھی ممنوع ہوگیا لیکن منسوخ نہیں ہوا بلکہ تا حال باقی ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے عاقلہ پر دیت لازم ہوتی ہے کہ عہد نبوت ﷺ میں یہ اہل خاندان کے ذمے آیا کرتی تھی اور بعد میں یہ اہل دیوان پر عائد ہونے لگی تو یہ اہل دیوان پر عائد ہونا اس کا نسخ ہونا نہیں ہے کہ عہد نبوت ﷺ میں نصرت اور مدد کا مدار اہل خاندان تھے اور بعد کے عہد میں نصرت کا مدار اہل دیوان بن گئے اور یہ گویا اسی مفہوم کا اثبات ہوگیا جس کے لیے دیت عائد ہوتی ہے یعنی باہمی نصرت، اس رائے کو النہایہ نے بھی عمدہ کہا ہے۔

بہر حال اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر مثلاً آج کے عہد میں اسلام کمزور ہوگیا ہے۔ تو آج بھی مؤلفۃ القلوب کا حصہ دیا جائے گا۔ اور یہی وہ بات ہے جس کے فقہائے احناف قائل نہیں ہیں، چنانچہ ابن الہمام کی اس رائے سے نسخ کی نفی نہیں ہوتی کہ انہیں دینے کا جواز ایک حکم شرعی تھا جو پہلے ثابت تھا اور بعد میں ختم ہوگیا۔ (تفسیر الالوسی ج ۳، صفحہ ۳۳۷)

مؤلفۃ القلوب کو زکوۃ میں سے حصہ دینے کی جو وجہ فقہاء نے بیان کی ہے وہ یقیناً کتاب و سنت کے مطابق ہے اور مؤلفۃ القلوب سے مستغنی ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کا حکم ختم ہوگیا ہے بلکہ صرف یہ ہے کہ ان کو ایسے وقت نہیں دیا جائے گا اور جب دوبارہ انہیں دینے کی ضرورت ہوگی پھر دیا جائے گا اور یہی تمام احناف کا حال کہ اگر مستحقین زکوۃ کی کوئی صنف کسی دور میں موجود نہ ہو تو خاص اس زمانے میں اس کا حکم ساقط ہوجائے گا اور جب وہ صنف دوبارہ موجود ہوگی تو پھر زکوۃ میں سے اس کا حصہ دیا جائے گا۔ (المغنی، ج ۲، صفحہ ۶۶۶)

تالیف قلوب کی ضرورت ختم نہیں ہوئی

فقہائے احناف کا یہ کہنا کہ اسلام کی اشاعت اور غلبہ سے تالیف قلوب کی ضرورت ختم ہوگئی ہے تو یہ دعوی تین اسباب کی بنا پر غلط ہے۔

ا۔ بعض مالکی فقہاء نے کہا ہے کہ مؤلفۃ القلوب کو زکوۃ میں حصہ ان کی اعانت کے لیے نہیں دیا جاتا کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام کے غلبہ سے یہ اعانت ختم کر دی جائے بلکہ ان کو اس لیے دیا جاتا ہے کہ وہ اسلام کی جانب راغب ہو کر جہنم سے نجات پا جائیں۔ (حاشیۃ الصاوی علی بلغۃ السالک ج ۱، صفحہ ۲۳۲)

یہ دراصل دعوت اسلام کا ایک ذریعہ ہے اور اس سے حقیقی مقصود یہی ہے کہ کچھ لوگوں کو مالی امداد دے کر انہیں اسلام کی جانب راغب کیا جائے اور انہیں جہنم سے نجات دلائی جائے اور ظاہر ہے کہ یہ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ انسانیت کی راہ ہدایت کی جانب راہنمائی کرنے نہیں جاہلیت سے نکالنے اور عذاب آخرت سے بچانے کی پوری پوری جدو جہد کریں۔

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان دنیاوی منفعت کی خاطر اسلام قبول کر لیتا ہے لیکن بعد میں اسلام میں اس کی خدمات بہت عمدہ ثابت ہوتی ہیں چنانچہ ابو یعلی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ زمانہ نبوت ﷺ میں کوئی شخص ایسا بھی ہوتا کہ پہلے دنیا کی خاطر اسلام لے آتا پھر وہ اسلام میں خالص ہو جاتا اور اسے اسلام ساری دنیا کی دولتوں سے زیادہ پیارا ہو جاتا تھا۔

مذکورہ بیان بایں صورت ہے کہ مولف کافر ہو اور اسے اسلام کی جانب ترغیب دینے کے لیے دیا جائے، حالانکہ ہر مولف اس طرح نہیں ہے بلکہ مولفۃ وہ نو مسلم بھی ہوتے ہیں جو اسلام قبول کرنے کی بنا پر اور اپنا سابقہ دین ترک کر دینے کی بنا پر خاندانی منفعتوں اور اپنے مذہب کے لوگوں کے فوائد سے محروم ہو جاتے ہیں اور ان کی طرف سے ان پر ابتلاء اور مصیبت شروع ہو جاتی ہے ان مسلمانوں کو اس لیے دیا جاتا ہے تا کہ ان کی تائید ہو جائے اور یہ اسلام پر ثابت قدم ہو جائیں اور جو اسلام کی وجہ سے ان پر مصیبتیں آ رہی ہیں ان کا مقابلہ کر سکیں۔

۲۔ یہ دعوی اس امر پر مبنی ہے کہ تالیف اسی وقت ہوتی ہے جب اسلام اور اہل اسلام کمزور ہوں اور بعض نے یہ شرط لگائی ہے کہ مولف فقیر اور محتاج ہو مگر یہ نصوص کو بلا وجہ اور بلا دلیل اور بغیر کسی شرعی حکمت کے توڑ مروڑ کر پیش کرنا ہے۔

آج تو ہم دیکھتے ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک ترقی پذیر ممالک کی امداد کر رہے ہیں جیسا کہ جنگ عظیم کے بعد امریکہ نے بعض یورپی ممالک کی امداد کی اور اس طرح بعض ترقی پذیر مشرقی ممالک کی امداد کی ہے۔

امام طبریؒ نے کس قدر عمدہ بات کہی ہے کہ درحقیقت اللہ سبحانہ نے زکوۃ میں دو حکمتیں رکھی ہیں پہلی حکمت تو یہ ہے کہ اس سے مسلمانوں کی بھوک کا مداوا ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ اس سے اسلام کو تقویت

☆لا تشدد علی نفسک فی العبادۃ، والزم السنۃ، واقتصد فی الطاعۃ، واسلک الوسط، وایاک والغلو۔ ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور تائید حاصل ہوتی ہے اور جو مد اسلام کی تائید اور تقویت کے لیے ہو وہ غنی اور فقیر سب کو دی جائے گی، اس لیے کہ اسے ضرورت کے لیے نہیں دیا جاتا بلکہ اعانت اسلام کے لیے دیا جاتا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے خرچ کیا جاتا ہے کہ جہاد میں بھی غنی اور فقیر کا کوئی فرق نہیں ہے کہ انہیں جہاد کے لیے دیا جاتا ہے ان کی تنگدستی دور کرنے کے لیے نہیں دیا جاتا۔ اسی طرح مؤلفۃ القلوب بھی ہیں کہ اگرچہ وہ غنی بھی ہوں تب بھی انہیں دیا جاسکتا ہے تاکہ وہ اسلام کی جانب مائل ہوں اور پھر اسلام لا کر ثابت قدم ہو جائیں اور اس طرح اسلام کو تقویت اور تائید حاصل ہو۔

جب اللہ سبحانہ نے آپ ﷺ کو فتح عطا فرمائی اسلام کی اشاعت ہوگئی اور اہل اسلام کو عزت حاصل ہوگئی آپ ﷺ اس کے بعد بھی مؤلفۃ القلوب کو دیتے رہے، تو اب یہ دلیل نہیں دی جاسکتی ہے کہ اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے بعد تالیف کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ (تفسیر الطبری: تحقیق شاکر ج ۱۴، صفحہ ۳۱۶)

۳۔ اور آج کل صورت حال بالکل تبدیل ہوچکی ہے اب مسلمان دنیا کے فرمانبردار نہیں رہے ہیں بلکہ اب اسلام دوبارہ اسی طرح اجنبی ہوگیا ہے جس طرح کہ وہ پہلے اجنبی تھا۔ اور اقوام عالم مسلمانوں کو اس طرح کھا رہی ہیں جس طرح دیمک لکڑی کو کھا جاتی ہے اور کمزوری مسلمانوں کے قلوب میں اتر چکی ہے اگر یہی کمزوری اور بے چارگی تالیف قلوب کی علت ہے تو یہ تو موجود ہے اس لیے اس مد میں زکوۃ دینا بھی درست ہے جیسا کہ ابن العربی وغیرہ نے کہا ہے۔

(خود حنفی فقہاء کہتے ہیں کہ محض یہ کہہ دینا کہ تالیف کی علت (وجہ) ختم ہوجانے کی بناپر تالیف ختم ہوگئی، کوئی موزوں دلیل نہیں ہے کیونکہ کسی حکم کے باقی رہنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کی علت بھی باقی رہے مثلاً حج میں رمل کا حکم اس علت کی بناپر تھا کہ کافروں پر اسلام کی قوت کا اظہار کیا جائے۔ اب یہ علت باقی نہیں ہے مگر حکم باقی ہے احرام کی حالت میں احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر شانے پر ڈالنے کی علت باقی نہیں ہے مگر حکم باقی ہے اس لیے کسی حکم کے اس کی علت کے باقی رہنے تک باقی رہنے کے لیے بھی دلیل شرعی کا ہونا ضروری ہوا، البتہ اجماع کی صورت میں اس کا تعین لازمی نہیں رہتا۔ اور ثبوت دلیل پر حکم عائد ہوجاتا ہے اگرچہ وہ ہمارے سامنے ظاہر نہ ہو۔ (ردالمختار، ج ۲، صفحہ ۸۲۔۸۳۔ ط استنبول)

صاف محسوس ہوتا ہے کہ فقہائے احناف باوجود سعی کامل کے اپنے موقف کو درست نہیں ثابت کر سکے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مؤلفۃ القلوب کو دینے اور ان کی تالیف کا کس کو حق ہے؟

تالیف کے جواز کا تعین کرنا اور یہ اندازہ کرنا کہ اس کی ضرورت موجود ہے اولوالامر کا کام ہے یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین اس کام کو خود ہی انجام دیا کرتے تھے اور یہی صحیح اور فطری طریقہ ہے کیونکہ اس کام کا تعلق داخلی اور خارجی سیاست سے ہے اور اس میں دین اسلام کی مصلحت اور مسلمانوں کے مفاد کو مدنظر رکھنا لازمی ہے۔

چونکہ آج کل اسلامی حکومتیں اسلام کے نظام زکوۃ کی ذمے داریوں کو پورا نہیں کر رہی ہیں اس لیے ان کی جگہ اسلامی جماعتیں یہ فرائض انجام دے سکتی ہیں۔

اور اگر کوئی جماعت بھی موجود نہ ہو تو پھر کیا ایک مسلمان انفرادی طور پر اپنی زکوۃ تالیف قلب کے طور پر کسی کافر کو دے سکتا ہے۔

میری رائے یہ ہے کہ ایسا کرنا اس وقت تک درست نہیں ہے جب تک زکوۃ کا کوئی اور مصرف باقی نہ رہا ہو مثلاً اگر کچھ مسلمان غیر اسلامی ملک میں رہ رہے ہوں اور وہاں مستحق زکوۃ موجود نہ ہوں اور ان کی رائے یہ ہو کہ اگر وہ مقامی غیر مسلمانوں کو اپنی زکوۃ دیں گے تو وہ اسلام کی جانب مائل ہو سکتے ہیں یا کم از کم مسلمانوں کی نصرت پر آمادہ ہو سکتے ہیں تو انہیں زکوۃ دی جا سکتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس صورت میں اگر زکوۃ کی رقم کسی اسلامی ملک میں نہ بھیجی جا سکتی ہو تو اسے اشاعت اسلام پر خرچ کیا جائے۔

دور جدید میں مؤلفۃ القلوب کے حصہ کا کیا مصرف ہے؟

چونکہ مؤلفۃ القلوب کا حکم باقی ہے اور انہیں زکوۃ سے حصہ دینے کا حکم قطعی بھی موجود ہے اور یہ حکم منسوخ نہیں ہوا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس حصہ کو کس طرح خرچ کریں۔

اس حصہ سے شریعت کا جو کچھ مقصود ہے وہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اسی سے اس سوال کا جواب مل چکا ہے کہ تالیف قلب سے شریعت کا مقصود لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرنا، انہیں ثابت قدم بنانا، ان میں سے کمزوروں کو تقویت دینا، اسلام کے مددگار حاصل کرنا اور دشمنان اسلام کے شر کو دور کرنا ہے۔

دور جدید میں اس کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ مسلم حکومتیں غیر مسلم حکومتوں کو مالی امداد دے کر ان کو مسلمانوں کا ہمدرد بنائیں یا بعض تنظیموں اور جماعتوں سے مالی تعاون کر کے انہیں اسلام کی جانب مائل کریں اور مصنفین اور اہل قلم سے تعاون کر کے انہیں اسلام کی مدافعت پر آمادہ کریں اور اس

☆کن شجاعا قوی القلب ثابت النفس لا يملك لهمة وعزيمة ولا تحركك الزوابع والاراجيف.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امر پر تیار کریں کہ وہ امت مسلمہ پر ہونے والی افترا پردازیوں پر گرفت کریں اور ان کا جواب دیں۔

جو لوگ دین اسلام قبول کرتے ہیں ان کی کسی بھی اسلامی ملک سے کوئی امداد یا تعاون نہیں ہوتی حالانکہ انہیں زکوۃ کے اس حصے سے دیا جانا چاہیے تاکہ اس سے ان کی ہمت مضبوط ہو اور وہ اسلام پر قائم ہو جائیں جیسا کہ یہی رائے امام زہریؒ اور حسن بصریؒ کی ہے، بالخصوص اس امر کے پیش نظر کہ مشنری تنظیمیں عیسائیت قبول کر لینے والوں کی ہر طرح کی مالی امداد کرتی ہیں اور انہیں ہر مادی اور اخلاقی تعاون بہم پہنچاتی ہیں، اور ان مشنری تنظیموں کو عیسائی دولت مند ممالک کثیر رقمیں اور امدادیں فراہم کرتے ہیں حالاں کہ ان کے مذہب میں ہمارے مذہب کے نظام زکوۃ جیسا کوئی نظام بھی موجود نہیں ہے کہ ہمارے نظام زکوۃ میں منجملہ آٹھ مصارف کے ایک مصرف بطور خاص تالیف قلب کا مقرر کر دیا گیا ہے۔

اسلام ایک ایسا طریقہ حیات ہے جو عین فطرت سلیمہ کے مطابق ہے اور عقل سلیم سے بھی ہم آہنگ ہے اور اس میں ایسی وسعت، ہمہ گیری اور جامعیت موجود ہے جو اس کی اشاعت میں بے حد ممد ثابت ہوتی ہے اور اس کی تبلیغ میں بے انتہا موثر ہوتی ہے لیکن جو لوگ اس دین کو قبول کرتے ہیں انہیں کوئی مادی تعاون حاصل نہیں ہوتا کہ وہ اس دین پر اطمینان سے غور کر سکیں اور جو اس دین کے قبول کرنے میں انہیں قربانی دینی پڑتی ہے اور جو اپنے اہل خاندان اور اہل قبیلہ اور اہل قوم کے ظلم وستم برداشت کرنے پڑتے ہیں ان کی برداشت کی ان میں ہمت پیدا ہو سکے۔

بہت سے ممالک میں اسلامی جماعت اس خامی کی قدرے تلافی ضرور کر رہی ہے مگر ظاہر ہے کہ وہ مناسب وسائل سے محروم ہے۔

اس بات کی وضاحت کے لیے آپ ذرا براعظم افریقہ پر نظر ڈالیے جہاں زبردست سیاسی اور مذہبی کشمکش برپا ہے اور دنیا کی ہر بڑی طاقت وہاں کے عوام کو اپنے شکنجے میں کسنے اور وہاں کی حکومتوں کو اپنا ہمنوا بنانے اور وہاں کے لیڈروں کو خریدنے کے لیے کوشاں ہے۔ ایک طرف استعماری اور مشنری قوتیں کارفرما ہیں۔ دوسری طرف اسرائیلی صیہونی ریشہ دوانیاں ہیں اور تیسری طرف مارکسی اشتراکی دیو سارے افریقہ کو ہڑپ کرنے کے لیے منہ کھولے آگے بڑھ رہے ہیں۔

ظاہر ہے اگر دنیا میں کوئی ایسی اسلامی ریاست قائم ہوتی جو دعوت اسلامی کی اشاعت کو اپنا فریضہ سمجھتی تو وہ اس منظر سے بے نیاز نہ رہتی بلکہ آگے بڑھ کر اشاعت اسلام کی تدبیریں کرتی کیونکہ بہر حال یہ

☆علیک بالجود من صفات الجواد منشرح وباله واسع والبخیل ضیق الصدر مظلم القلب مکدر الخاطر.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک حقیقت ہے کہ اسلام کا ایک دور ایسا بھی گزر چکا ہے جب کہ اسلام کا کردار فعال موثر اور جاندار تھا جب کہ آج اسلام اپنی دفاعی پوزیشن میں ہے اور اسلام غیر اسلام کا معرکہ خود سرزمین اسلام میں لڑا جا رہا ہے اور اس جنگ میں اسلام شکست کھا کر اپنا ہی کچھ علاقہ ہاتھ سے دے بیٹھا ہے اور جیسا کہ سید رشید رضا نے کہا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ آج کافر مسلمانوں کی تالیف کر رہے ہیں تا کہ مسلمانوں کو اپنا حامی اور ہمنوا بنالیں اور انہیں سامراج کا غلام بنا کر انہیں ان کے دین سے برگشتہ کر دیں اور اسلام سے بیگانہ کر دیں۔

کیا مسلمانوں کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ بھی تالیف کی مد میں خرچ کر کے اسلام کی جانب اقوام عالم کو مائل کریں۔

زکوۃ کے علاوہ کسی اور مال سے تالیف کا جواز:

یہ ضروری نہیں ہے کہ تالیف پر جو کچھ بھی صرف کیا جائے وہ زکوۃ ہی میں سے ہو بلکہ اس مقصد کے لیے دوسرے ذرائع سے بھی مال صرف کرنا درست ہے بالخصوص اس صورت میں جبکہ زکوۃ کے باقی سات مصارف میں زکوۃ کا صرف کرنا زیادہ ضروری اہم ہو اور ان میں مستحقین کی کثیر تعداد پائی جاتی ہو چنانچہ امام شافعیؒ کی اس رائے پر بھی عمل ہوسکتا ہے کہ تالیف پر مصالح کے حصے میں سے خرچ کیا جائے۔ بہرحال اس کا تعلق ایک منصف اور عادل ولی امر کی رائے سے ہے اور اس کا فیصلہ کرنا اہل شوریٰ کی ذمے داری ہے۔

(ہمارے اپنے ملک میں بے شمار لوگ ایسے ہیں جو اب تک غیر مسلم ہیں اور ان پر مشنریز کام کر رہی ہیں اور ان کی تالیف قلب کر کے انہیں ہندو سے عیسائی بنانے میں مصروف ہیں، میرپور خاص اور تھرپارکر کے علاقے ان کا خاص ہدف ہیں، اور اس پر کسی سرکاری ادارے نے آج تک روک ٹوک نہیں کی، تو پھر مسلمان تنظیمیں کیوں ان غریب ہندوؤں پر زکوۃ کی مؤلفۃ القلوب کی مد سے رقوم خرچ کر کے اسلام کی جانب مائل کرنے کی سعی نہ کریں؟ راقم نے خود ان علاقوں کا وزٹ کیا اور مشنری اداروں کے بھٹکائے ہوئے لوگوں سے ملاقات بھی کی اور ایسے ہندوؤں سے بھی جنہوں نے کہا کہ ہمارے لئے قبول اسلام کا راستہ ہموار کرو، یہ لوگ تو ہمیں عیسائی بنانا چاہتے ہیں۔ (شاہتاز))

© rasailojaraid.com